تھیلاسیمیا سے بچاؤ کی تدابیر

تھیلاسیمیا ایک موروثی مرض ہے جو مریض اپنے والدین سے ورثے میں حاصل کرتا ہے۔اس بیماری میں پیدائشی طور پر جسم میں خون بنانے کی صلاحیت یا تو کم ہوتی ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتی۔اسی بنیاد پر تھیلاسیمیا کی دو اقسام دیکھنے میں آتی ہیں۔پہلی وہ جس میں خون بنانے کی صلاحیت ایک عام انسان سے کم ہوتی ہے۔اسے تھیلاسیمیا مائنر یا ٹریٹ کا نام دیا جاتا ہے۔دوسری قسم تھیلاسیمیا میجر کہلاتی ہے اور اس میں مریض کے جسم میں خون بنانے کی صلاحیت بالکل ہی نہیں ہوتی۔

تھیلاسیمیا مائنر

یہ بظاہر بےضرر تکلیف ہے۔جس کی عموماً کوئی علامات نہیں ہوتیں۔مریض کے جسم میں نقص موجود ہوتا ہے جو کہ اُس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک سے حاصل کیا ہوتا ہے۔اس نقص کے باعث جسم میں خون بنانے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے لیکن اس سے مریض کے روزانہ کے معمولات پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ایسے افراد کی شناخت لیبارٹری کے مخصوص ٹیسٹ کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ ایک جائزے کے مطابق پاکستان کی تقریباً 5% آبادی میں تھیلاسیمیا مائنر موجود ہے۔ ایسے افراد اپنا نقص اپنے بچوں میں بھی منتقل کر سکتے ہیں۔

تھیلاسیمیا میجر

یہ مرض انتہائی شدید صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ایسے بچے ان والدین کے ہاں پیدا ہوتے ہیں جو تھیلاسیمیا مائنر میں مبتلا ہوں۔ بیمار بچے کے جسم میں خون بنانے کی صلاحیت بالکل ہی نہیں ہوتی۔ پیدائش کے تقریباً پہلے تین سے چھ ماہ تک بچے تندرست رہتے ہیں۔لیکن اس کے بعد جسم میں خون کی کمی کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ایک سال کی عمر تک بچے کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔اور اسکی نشوونما میں بھی کمی واقع ہوجاتی ہے۔جگر اور تلی بڑھنے سے بچے کا پیٹ پھول جاتا ہے۔بخار اور چھاتی میں سوزش کی تکلیف بھی عام ہوتی ہے۔ایسے مریضوں کی زندگی کا دارومدار تاحیات انتقالِ خون پر ہوتا ہے۔ایسے مریض کی تشخیص بھی لیبارٹری کے مخصوص ٹیسٹ کے ذریعے ممکن ہے۔

تھیلاسیمیا سے بچاؤ

تھیلاسیمیا ایک موروثی مرض ہے اس میں مبتلا افراد تھیلاسیمیا کا نقص اپنے والدین سے ورثے میں حاصل کرتے ہیں اس مرض کا بچوں میں منتقل ہونا ایسے ہی ہے جیسا کہ بچوں کی شکل وصورت اپنے والدین سے ملتی ہے تھیلاسیمیا کے نقص کی وراثت کو سمجھنے کے لیے اس بات کو ذہن میں رکھیے کہ ہر انسان کے وجود کا ایک حصہ اسکے والد اور دوسرا حصہ والدہ کی طرف سے آتا ہے اسی طرح جسم میں خون بنانے کے عمل کا بھی ایک حصہ والد اور دوسرا والدہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔جس شخص کو تھیلاسیمیا مائنر ہو اس میں دونوں والدین میں سے کسی ایک کی جانب سے حاصل کیا جانے والا حصہ ناقص ہوتا ہے اسکے برعکس تھیلاسیمیا میجر کے بچوں میں دونوں والدین سے حاصل کیا جانے والا حصہ ہی ناقص ہوتا ہے تھیلاسیمیا کی وراثت کو مندرجہ ذیل حقائق کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔

1۔اگر دونوں والدین کو تھیلاسیمیا مائنر ہو تو اس بات کا 25% امکان ہوتا ہے کہ ان کا بچہ تھیلاسیمیا میجر کا مریض ہوگا۔اس بات کا 50% امکان ہوگا کہ ان کے بچے تھیلاسیمیا مائنر میں مبتلا ہوں گے اور 25% امکان ہوگا کہ بچے بالکل تندرست ہوں گے۔

2۔والدین میں سے اگر ایک کو تھیلاسیمیا مائنر ہو اور دوسرا تندرست ہو تو ان کے ہاں تھیلاسیمیا میجر کا بچہ پیدا نہیں ہوسکتا۔

3۔کسی شخص کے تھیلاسیمیا مائنر یا میجر میں مبتلا ہونے کا مطلب ہے کہ اس کے دیگر بہن بھائی اور نزدیکی رشتہ دار بھی اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

تھیلاسیمیا سے بچاؤ کے لیے تدابیر

اوپر دی گئی تفصیل کی بنیاد پر تھیلاسیمیا سے بچاؤ کے لیے کئی طریقے اپنائے جاسکتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

غیر شادی شدہ افراد کے لیے تدابیر

غیر شادی شدہ افراد کو اپنا ٹیسٹ کروا کے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیئے کہ آیا وہ اس نقص میں مبتلا ہیں کہ نہیں۔اس کام کے لیے پاکستان کی پوری آبادی کا ٹیسٹ کرانا ناممکن ہے تاہم اس کا ایک آسان متبادل یہ ہوسکتا ہے کہ جس خاندان میں تھیلاسیمیا میجر کا کوئی مریض ہو اس خاندان کے ہر شخص پر تھیلاسیمیا کا ٹیسٹ کیا جائے تجربے نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اس طریقہ کار پہ عمل درآمد کے ذریعے ایسے بےشمار افراد کو تلاش کیا جاسکتا ہے جو بظاہر تندرست ہونے کے باوجود تھیلاسیمیا مائنر میں مبتلا ہوں۔

ہمارے معاشرے میں عموماً شادیاں یا تو نزدیکی رشتہ داروں میں اور یا پھر برادری اور قبیلے وغیرہ ہی میں کی جاتی ہیں۔ تھیلاسیمیا کا مرض، چونکہ موروثی ہے اس لیے یہ بیماری اس خاندان کے اندر ہی موجود رہتی ہے۔ ہم نے تھیلاسیمیا میجر کے کئی خاندانوں پہ ٹیسٹ کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اگر ایک تھیلاسیمیا میجر کے بچے کے نزدیکی رشتہ دار یعنی ماموں خالہ پھوپھی اور چچا اور ان کے بچوں کے تھیلاسیمیا کے ٹیسٹ کیے جائیں تو ان میں تقریباً 30% افراد ایسے ہوں گے جن کو تھیلاسیمیا مائنر ہو گا جبکہ تھیلاسیمیا مائنر کی عمومی شرح تقریباً 5% ہے۔

جب ایک غیر شادی شدہ فرد تھیلاسیمیا مائنر میں مبتلا پایا جائے تو انتہائی ضروری ہے کہ وہ جہاں شادی کرے اس مرد یا عورت کو تھیلاسیمیا مائنر نہیں ہونا چاہیئے ورنہ اس کا نتیجہ خطرناک صورت میں نکل سکتا ہے اس بظاہر آسان ترکیب سے ایک بہت بڑی مشکل سے بچا جا سکتا ہے۔

شادی شدہ افراد کے لیے تدابیر

جن افراد کے تھیلاسیمیا میجر کے علاوہ کافی تعداد میں تندرست بچے ہوں ان کے لیے مناسب مشورہ یہ ہو گا کہ مزید بچے پیدا کرنے سے گریز کریں ورنہ تھیلاسیمیا کے اور بچے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

دورانِ حمل تشخیص

اس ٹیسٹ کی سہولت پاکستان میں پہلی مرتبہ مئی ۱۹۹۴ء میں متعارف کروائی گئی تھی اور اب تک بے شمار افراد اس سہولت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں یہ ٹیسٹ ان والدین کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے جو مختصر خاندان اور صحت مند بچوں کی خواہش رکھتے ہوں۔ دونوں والدین کو تھیلاسیمیا مائنر ہونے کی صورت میں حمل کے دوران بچے کو تھیلاسیمیا میجر ہونے کا امکان 25% ہے۔ دورانِ حمل تشخیص کا مقصد اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ تھیلاسیمیا میجر کا شکار تو نہیں ہے۔ اگر ٹیسٹ کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہو جائے کہ بچہ بالکل تندرست ہے یا اسکو تھیلاسیمیا مائنر ہے تو اس صورت میں حمل جاری رہتا ہے اور ایک صحت مند بچہ پیدا ہوتا ہے یہاں یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ پیدا ہونے والے بچے میں تھیلاسیمیا مائنر کی موجودگی کو بھی نارمل سمجھا جاتا ہے ٹیسٹ کے نتیجے کے بعد اگر یہ پتہ چلے کہ پیدا ہونے والے بچے کو تھیلاسیمیا میجر ہے تو ایسی صورت میں والدین کو حمل ضائع کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ ان ہدایات پر عمل کرنے سے تھیلاسیمیا میجر کے بچوں کی پیدائش پر مکمل قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہمارے اب تک کیے گئے تقریباً آٹھ ہزار ٹیسٹوں کے تجربے نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اس ٹیسٹ میں غلطی کا امکان تقریباً 0.5% ہوتا ہے۔ یعنی 200 افراد کے ٹیسٹ میں تقریباً ایک غلطی ہو سکتی ہے۔

حمل کو ضائع کرنے کے بارے میں ایک جید عالم دین مفتی مولانا محمد تقی عثمانی صاحب جن کا تعلق دارالافتاء کراچی سے ہے اس بارے میں فتویٰ لیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اسلام ہمیں تھیلاسیمیا جیسی شدید نوعیت کی بیماریوں کی حمل کے دوران تشخیص اور اس کے نتیجے کی روشنی میں حمل کے ۱۲۰ یوم پورے ہونے سے قبل ضائع کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

اگر آپ تھیلاسیمیا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

جینیٹکس ریسورس سنٹر (GRC)

رافع مال پشاور روڈ ویسٹریج راولپنڈی فون:+92-51-5167312

web: www.grcpk.com email: info@grcpk.com